ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.2 2021

"کاکول پریڈ" میں مزاحیہ عناصر، کرنل ڈاکٹر اسد محمود خان

“Kakul Parade, Military Comedy Parade Commander”

محمد اسماعیل جوئیہ
پی ایچ۔ڈی اُردو اسکالر
ڈاکٹر شمائلہ مہرین
وہاڑی، پنجاب، پاکستان
ڈاکٹر غلام اصغر
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، اِسلامیہ یونی ورسٹی، بہاول پور

Abstract:

Colonel Dr,Asad Mehmood khan,s book “kakul parad”is a faccinating , interesting and humorous account based on various situations and events of military training which creatsesa time of joy and happiness for the reader. In this book, colonel asad exchange incident humor as well as wordplay. Conversational style, use of Punjabi and English. The style of “kakul parade” is very satirical and humorous. But humor in this book, satire has prevailed. Col asad did not follow any author or military litrerature but his own style. Who is also charming and humble. The example of cadet's military training that you have mapped is rarely seen in military literature. Col. Assad's book is a beautiful additionto the military comedy literature. Thus col assad name can be counted among theranks of military comedian. Pakistan Military Academy is a high level training center for officers of the Army. Hundreds of officers completed their professional military training in this academy and the training cadets had to face many difficulties. Colonel Assad put these circumstances into action in a way that became immortal.

Keyword: Military academy, Training, Humour, Cadet, Story. comedy literature

کلیدی الفاظ: ملٹری اکیڈمی، تربیت، مزاح، کیڈٹ، روداد، مزاحیہ اَدب

فوج اور مزاح آپس میں ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ سلیکشن کے بعد جب ایک ریکروٹ کسی بھی ٹریننگ سنٹر میں اپنی بنیادی تربیت کے لیے پہنچتا ہے تو اس کا استقبال، فراگ جمپ، دوڑے چل، رولنگ اور فرنٹ رول سے کیا جاتا ہے، اس کے بعد جب باربر اس کی لمبی لمبی زلفوں کو کوتراش کر اپنے کرخت لہجے میں کہتا ہے،، چلو باؤ جی،، تو وہ ریکروٹ اپنے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے شیشہ دیکھتا ہے تو اُس کی ہنسی نکل جاتی ہے۔ بس اُسی دن سے شروع ہونے والا مزاح فوجی زندگی میں ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ فوجی زندگی میں ڈسپلن اور سنجیدگی کے باوجود مزاح کے بہت سے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ ایسی ہی ایک داستان کو کرنل اسد نے اپنی کتاب کاکول پریڈ“ میں نہایت لطیف اور شگفتہ انداز میں بیان کیا ہے۔،، کاکول پریڈ،، کا ایک ایک صفحہ ٹریننگ کے مزاحیہ واقعات اور کیڈٹوں کی دلچسپ حرکات وسکنات سے سجا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ اپنے ایک مضمون،، کاکول جغرافیہ،، میں کاکول اکیڈمی کا نقشہ بیان کرتے ہوئے ایک منظر کی یوں تصویر کشی کرتے ہیں، جس میں لفظی ادل بدل سے مزاح کشید کیا گیا ہے۔

> “شروع شروع میں تو پی ایم اے روڈ پر جانے ہی نہیں دیا جاتا تھا اور بعد میں آپ اُس پر جانا ہی نہیں چاہتے۔ دائیں ذیلی سڑک سے ہمارا واسطہ رہا کیوں کہ، اکیڈمی آنے سے جانے تک ہم سیکنڈ پاکستان بٹالین کا حصّہ رہے دوسری جانب موجود ،، ڈرل سکوائر،، دیکھنے میں بہت خوب صورت ہے مگر یہاں داخل ہونا جتنا آسان باہر نکلنا اُتنا ہی مشکل،،(۱)

فوج میں کہتے ہیں کہ جونیئر ہونا بھی ایک گناہ اور سزا ہے۔ اگر آپ سے کوئی ایک نمبر بھی سینئر ہے تو اللہ معافی اور پھر کاکول اکیڈمی میں تو درختوں کو بھی سیلیوٹ کرنے پڑتے ہیں اُدھر جو سینئر کیڈٹ ہوتے ہیں وہ جونیئر کو یوں دیکھتے ہیں جیسے قصائی بکرے کو ، گیٹ سے داخل ہوتے ہی وہ عسکری تربیت کے لیے آنے والے کیڈٹوں کو اس طرح کی سزائیں دیتے ہیں کہ کیڈٹ ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں جونیئر کیڈٹ سینئر کے سامنے اُف بھی نہیں کر سکتا، سوائے،، جی سر،جی سر کے علاوہ ایسا معلوم ہوتا اُن کو اور کوئی لفظ آتا ہی نہیں ہے۔ اس طرح کے ایک موازنے کو کرنل اسد نے یوں بیان کیا ہے۔

Vol. 5 No.2 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

،،اکیڈمی میں گزرتے ہر روز نے یہ بات آہستہ آہستہ دل و دماغ پر ثبت کر دی کہ سینئر ہی انجینئر ہیں یعنی وہ اکیڈمی میں نت نئی تخلیق کا پورا پورا حق رکھتے ہیں جب کہ جونیئر اس تخلیق میں استعمال ہونے والے وہ پرزے ہیں جنہیں وقت اور حالات کی ضرورت کی بنا پر ہی استعمال کیا جاتا ہے یہاں آنے سے قبل ہم اکثر گروپ ڈسکشن کی تیاری کے لیے آئینے کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور پھر بھرپور انداز میں جو جی میں آتا بول دیتے کیونکہ معلوم تھا کہ سننے والا کان نہیں رکھتا مگر یہاں آنے کے بعد معلوم ہوا کہ آئینے کے بغیر بھی اس تیاری کو بھرپور انداز میں کیا جاتا ہے اس کے لیے آپ کو صرف اور صرف ایک جونیئر کی ضرورت ہے۔ پھر آپ جو بھی بولیں پہلے تو وہ سنے گا ہی نہیں اور اگر سنے گا پھر بولے گا نہیں،،(۲)

کرنل اسد کا اندازِ بیان سادہ اور پُرکشش ہے وہ ،،کاکول اکیڈمی،، کے شب و روز اور حالات و واقعات کو بڑے سلیقے سے مزاح کے آئینے میں ڈھالتے چلے جاتے ہیں۔ اُنہوں نے کوئی مشکل یا ثقیل لفظ ،،کاکول پریڈ،، میں استعمال نہیں کیا۔ عام روزمرہ کے الفاظ سے واقعات کو سادگی اور بے ساختگی سے مزاح کے اسلوب میں صفحات کی زینت بناتے چلے جاتے ہیں جنہیں پڑھ کر قاری کا بے اختیار ،،ہاسہ،، نکل جاتا ہے۔

ڈاکٹر طاہرہ سرور نے اپنی ایک کتاب میں ،،کاکول پریڈ،، کے بارے میں یوں لکھا ہے۔

،،کاکول پریڈ،، میجر اسد محمود خان کے کاکول میں بیتے عسکری شب و روز کی آپ بیتی ہے۔ کتاب کو پچپن مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پی ایم اے داخلہ سے لے کر پاسنگ آؤٹ پریڈ اور اس دوران کیڈٹس پر بیتنے والے حالات کو اس مزاح سے قلم بند کیا ہے گیا ہے کہ تختہ مشق بننے والے پر جو بھی گزری ہو قاری ضرور محظوظ ہوتا ہے،،(۳)

کرنل اسد محمود خان نے ،،کاکول پریڈ،، میں پیشہ ورانہ عسکری تربیت میں جن مراحل سے گزرے ہیں ان کو اُسی ترتیب سے فوجی لفظوں اور اصطلاحات کے آئینے میں ظریفانہ انداز میں پیش کر دیا ہے۔ پی ایم اے کاکول میں آمد سے لے کر روانگی تک ایک کیڈٹ جس کارروائی سے گزرتا ہے کرنل اسد نے اس کو نہایت مزاحیہ انداز میں بیان کر دیا ہے۔ جیسے وردی، ڈرل سٹاف، فزیکل ٹریننگ، کِک آف سیلیوٹنگ ٹیسٹ، پی ایم اے روڈ، ایس آئی کیو، ایس جے سی، ٹی بریک، اکیڈمی ٹھیکیدار، ویپن ٹریننگ، ڈی ایم ایس، بیگ پیک، ٹیلی فون، اسالٹ کورس، کلب، بگل کالز، کیفے ٹیریا، کاکول سینما، یونٹ بانٹ اور پاسنگ آؤٹ پریڈ تک آپ نے تمام واقعات کو بڑی باریک بینی سے بیان کیا ہے۔ آپ کے ہاں بہت سی جگہ پہ آپ کو خود برداشتہ مزاح کی بھی مثالیں ملتی ہیں۔ آپ نے اپنے ساتھی کیڈٹوں اور اپنے سینئر کو بھی مزاح کا نشانہ بنایا ہے ایک جگہ پر آپ نے کیفے ٹیریا کے بارے میں بتاتے ہوئے اپنے آپ کو یوں مزاح کا نشانہ بنایا ہے۔

،،فوج ہو یا موج کھانے سے رغبت ایک فطری عمل ہے ہم بھی اُنہیں میں شمار کئے جاتے تھے جو کھانا زندہ رہنے کے لیے نہیں بل کہ کھانے کے لیے زندہ رہتے ہیں۔ اس سبب گھر کے کچن سے سکول کی کنٹین اور کالج کے کیفے سے اکیڈمی کے کیفے ٹیریا تک سبھی مقام ہماری پسند کا حصّہ رہے اسی سبب ہم ہر کھانے کو اچھا گردانتے اور جانتے تھے ہماری نظر میں کبھی بھی کوئی کھانا ایسا نہ گزرا جو کہ ،،اچھا،، کی ضروری خصوصیات کا نہ ہو،،(۴)

پاکستان ملٹری اکیڈمی میں پیشہ ورانہ عسکری تربیت کے دوران نئے نویلے کیڈٹس کو بہت سی مشکلات اور مسائل سے گزرنا پڑتا ہے۔ کالجوں، یونی ورسٹیوں اور آزاد ماحول سے آئے ہوئے کیڈٹس جب ایک دم اکیڈمی کے ڈسپلنڈ ماحول میں آتے ہیں تو کافی پریشان دکھائی دیتے ہیں مگر مستقبل قریب میں جب اپنے شانوں پہ پھول کھلتے دیکھتے ہیں تو پھولوں کی طرح کِھل اُٹھتے ہیں اور تربیت کے دوران آنے والی ہر مشکل کو برداشت کرتے چلے جاتے ہیں۔ کرنل اسد نے اس کتاب میں ٹریننگ اور ٹریننگ کے لوازمات سے باہر جانے کی ہرگز کوشش نہیں کی۔ نئے آنے والے کیڈٹس کے لیے یہ کتاب ایک عمدہ نمونہ ہے۔ مصنف نے نہایت شائستگی اور لطافت سے کاکول کہانی کو بیان کیا ہے۔ گویا یہ کتاب مزاح کا ایک اچھوتا اور نادر نمونہ ہے۔ اس کتاب کو پڑھتے ہوئے ایک عام قاری بھی اُتنا ہی لطف اندوز ہوتا ہے جتنا ایک فوجی جوان۔ ڈاکٹر طاہرہ سرور نے کاکول پریڈ کی ایک جگہ یوں تعریف کی ہے۔

،،کاکول پریڈ،، کو تحریر کرتے ہوئے کتاب کے قاری کو بھی مدِّ نظر رکھا گیا ہے کیونکہ بنیادی طور پر دو طرح کے قاری ہونا لازم ٹھہرے ہیں ایک وہ جو ملٹری بیک گراؤنڈ رکھتے ہیں اور مخصوص عسکری الفاظ اور واقعات کو بآسانی سمجھ سکتے ہیں اور دوسری

> قسم کے قاری وہ ہیں جو مخصوص عسکری الفاظ و واقعات کو اُس آسانی سے نہیں سمجھ سکتے لہذا کوشش کی گئی ہے کہ سلیس اور آسان زبان استعمال کی جائے عام حالات میں کاکول اکیڈمی کی تربیت کا سن کر کانپنا شروع کر دیتے ہیں مگر اس کتاب میں اس انداز سے نقشہ کھینچا گیا ہے کہ پڑھنے والا وہاں جانے کی تمنا کرنے لگتا ہے۔ کاکول پریڈ کا بیانیہ مزاح ہے کتاب کو پڑھتے ہوئے جگہ جگہ ایسے مواقع آتے ہیں جب آپ بے ساختہ مسکرا پڑتے ہیں کتاب میں جہاں فوجی جوانوں کی،، بے تابیاں،، رنگ آمیزی کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں وہاں ان جوانوں کی تربیت پر مامور عملے کی خاص عادات اور گفتگو کو بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے اور یہ بحث ایسی نہیں کہ اس میں کسی کی تضحیک کا پہلو نکلتا ہو بل کہ شروع سے آخر تک مسکراہٹ کے سلسلے ہیں،،(۵)

گھڑ سواری، نیزہ بازی اور گھوڑوں کو پالنے کا شوق ہمیشہ بادشاہوں کا شوق متصوّر کیا جاتا رہا ہے اِس کے علاوہ پرانے وقتوں میں جتنی بھی جنگیں لڑی گئیں تھیں وہ گھوڑوں پر سوار ہو کر تیروں اور تلواروں سے لڑی گئیں یوں گھوڑا طاقت، بہادری اور مضبوطی کی علامت سمجھا جاتا رہا ہے۔ قرآن پاک میں بھی ارشاد باری تعالی ہے کہ جہاں تک ہو سکے دشمن کے خلاف اپنے گھوڑے تیار رکھو۔ اِس لیے کاکول اکیڈمی میں تیراکی، نشانہ بازی، اور فزیکل فٹنس کے ساتھ ساتھ گھوڑا سواری بھی عسکری تربیت کا لازمی جزو سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح گھوڑا سواری کے دوران آنے والے واقعات اور درپیش مسائل کو کرنل اسد نے نہایت ہلکے پھلکے انداز میں قاری تک پہچانے کی کوشش کی ہے۔ اُن کے ہاں زیادہ تر واقعات سے مزاح کشید کیا گیا ہے۔،، کاکول پریڈ،، کا ایک اقتباس دیکھیں ۔

> ،، گُھڑ سواری کا یوں تو مطلب ہے کہ گھوڑے کی سواری بل کہ زیادہ بار یہی ہوا کہ شروع شروع میں میں گُھڑ سواری اُلٹ پڑتی ہے۔ یعنی کیڈٹ جس کو گھوڑے کی پیٹھ پر ہونا چاہیئے تھا وہاں گھوڑا تھوڑی سی اُچھل کود کرنے کے بعد کیڈٹس کو نیچے دے مارتا ہے اور یوں سوار اور گھوڑا تبدیل ہو جاتے۔ گُھڑ سواری کے دوران جو اہم چیز ہمیں سمجھ آتی وہ یہ چیز تھی گھوڑے پر بیٹھ کر سواری کرنا انتہائی مہارت کا کام نہیں تھا جتنا اِس سے ِگرنا اور ِگرتے وقت اِس کی ٹانگوں سے خود کو بچاتے ہوئے بحفاظت کھڑے ہونا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ زیادہ تر کیڈٹس سواری پر توجہ دینے سے زیادہ گرنے کے بعد بحفاظت اُٹھنے کی ریہرسل کرتے تھے،،(٦)

پاکستان ملٹری اکیڈمی بری فوج کے آفیسروں کی اعلی تربیت گاہ ہے اس اکیڈمی میں سیکڑوں آفیسرز نے اپنی پیشہ ورانہ عسکری تربیت مکمل کی دوران ٹریننگ کیڈٹس کو بہت سی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ کرنل اسد نے ان حالات و واقعات کو لفظوں کا اک ایسا عملی جامہ پہنایا جو ہمیشہ کے لیے امر ہو گیا۔ آپ بنیادی طور ظریفانہ طبیعت کے مالک ہیں وہ مصائب اور کھٹن حالات میں بھی مزاح کے پہلو ڈھونڈ لیتے ہیں ۔ اُنہوں نے اکیدمی کے ایک ایک گوشے سے عمدہ تخلیق کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ لفظوں اور خیالات دونوں سے مزاح پیدا کرتے ہیں۔ آپ نے بریگیڈیئر صولت رضا اور کرنل اشفاق حسین کی طرح عام فہم اسلوب میں اپنی تحریروں کو مزاح کا روپ دیا ہے۔ کرنل عارف محمود آپ کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں۔

> ،، میجر اسد محمود نے بے جان لفظوں کے متحرک زاویوں سے پاکستان ملٹری اکیڈمی کی جو جان دار تصویر کشی کی ہے وہ جہاں ہلکے پھلکے انداز میں بری افواج کے آفیسر ان کی ابتدائی تربیتی یادوں کو تازہ کرتی ہے۔ وہیں عام قاری کو بھی کاکول اکیڈمی کی بھرپور زندگی سے روشناس کرتی ہے کاکول پریڈ میں نہ صرف ادب شناسی کی روایت کو مدّ نظر رکھا گیا ہے بل کہ اس میں عسکری زندگی بھی تمام تر توانائیوں کے ساتھ ہمارے سامنے جلوہ افروز ہے تحریر میں عسکری اصطلاحات کو جس خوب صورت پیرائے میں عام فہم اُسلوب میں ڈھالا گیا ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔(۷)

بہت سے عسکری ادیبوں کی طرح کرنل اسد نے بھی متن کی خوب صورتی، دل کشی اور شگفتگی کو برقرار رکھنے کے لیے کہیں کہیں اشعار کا بھرپور استعمال کیا ہے ۔ جس سے تحریر کی جامعیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ ایسا کرنا ہر مصنف کا کام نہیں صرف وہی ادیب یا مصنف کر سکتا ہے جس کا مطالعہ گہرا اور وسیع ہو۔ پاکستان ملٹری اکیڈمی میں آنے والے کیڈٹس جونہی ڈرل اور پی ٹی سٹاف کے ہتھے چڑھتے ہیں تو ان کے چودہ طبق روشن ہو جاتے ہیں۔ ان کی کالجوں اور سکولوں کی تمام رنگینیاں پل بھر میں چکنا چور ہو جاتی ہیں جب وہ بڑے بڑے گراؤنڈوں میں دوڑے چل، فراگ جمپ اور رولنگ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اُن کی زبان سے نکلنے والے الفاظ کو کرنل اسد نے یوں بیان کیا ہے۔ شعر دیکھیں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.2 2021

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا(۸)

فوج میں چند سرکاری اور کچھ غیر سرکاری کردار ایسے ہوتے ہیں جن کی آدھے سے زیادہ زندگی فوج میں گزری ہوتی ہے یعنی وہ سول لوگ بھی فوج کا حصّہ ہی تصوّر کئے جاتے ہیں اس لیے وہ فوج کے بغیر اور فوج اُن کے بغیر نہیں چل سکتی اس میں پی ٹی سٹاف، ڈرل سٹاف، سارجنٹ، ایڈجوٹینٹ، باربر، دھوبی، لانگری، موچی اور کنٹین ٹھیکیدار وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کی نظر اگر ایک ایسے آدمی پر پڑے جس نے قینچی چپل پہنی ہو، اوپر والے دو بٹن کھلے ہوں، کپڑے میل کچیلے اور پیٹ قدرے باہر نکلا ہو تو آپ دور سے ہی پہچان جائیں گے کے یہ سول کنٹین ٹھیکیدار ہے ۔اِن سب سے بڑھ کر جو ایک مضحکہ خیز کردار ہے وہ ہے،،چاچا خدمت گار،،اس چاچے کو اکیڈمی میں سالہا سال گزر گئے ہیں وہ شاید اکیڈمی کے لفظ سے بھی نا آشنا ہو مگر اُس کے لہجے اور رفتار سے اُس کا سالہا سال کا تجربہ بولتا ہے ۔ اس کا بنیادی کام نئے آنے والے کیڈٹوں کی خدمت کرنا ہے ۔ مگر وہ اکیڈمی کی روزمرہ معمولات کو اتنا جان چکا ہوتا ہے کہ بے شک اکیڈمی میں آگ لگ جائے وہ اپنی رفتار نہیں چھوڑتا۔ کرنل اسد نے ایک جگہ چاچا کی نفسیات، کام اور کردار پر اس طرح روشنی ڈالی ہے کہ قاری کے ہونٹوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ پھیل جاتی ہے۔ اس اقتباس میں کرنل اسد نے ہم قافیہ الفاظ سے تحریر کو رنگین اور پُرکشش بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس میں کرنل اسد نے چاچے خدمت گار اور کیڈٹ کے باہمی امتزاج سے مزاح پیدا کیا ہے۔

،،چاچا کے کئی اہم کمالات میں اس کا ہماری رفتار اور شکل دیکھ کر اندازہ کرنا اور وہ بھی صد فی صد درست کہ ہم پچھلے لمحے کس کرب زاری سے گزر کر آرہے ہیں اور اگلے لمحے کس ضرب کاری کا شکار ہونے والے ہیں۔ ہم جب بھی اپنے کمرے میں داخل ہوئے بٹن اور منہ کھلا ہوتا تھا شاید بٹن کی وجہ تو اگلے لباس کی تبدیلی کے لیے کم وقت تھا جب کہ منہ کا کھلا ہونے کی بنیادی وجہ وہ حالات تھے جن کو ہم ہمیشہ کوستے ہوئے داخلِ دروازہ ہوتے تھے،،(۹)

ایک کیڈٹ جب گھریلو ماحول کو چھوڑ کر اکیڈمی پہنچتا ہے تو وہ بہت سے نئے الفاظ سے آشنا ہوتا ہے جن کو ہم خالص فوجی الفاظ کہیں گے۔ شروع شروع میں تو یہ الفاظ اُن کو بہت عجیب لگتے ہیں مگر آہستہ آہستہ وہ ان کی زندگی کا حصّہ بن جاتے ہیں جو ساری فوجی زندگی میں ان کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں جیسے ، ڈدوچال، دوڑے چل، ہیڈ گورکھا، سی ایچ ایم، بی ایچ ایم، گنتی، بیلچہ، کرال، مورچہ، رولنگ، کرالنگ، لانگ اپ، اردلی اور اس طرح کے بہت سے الفاظ ہیں۔ پہلے پہل جب یہ فوجی الفاظ اور اصطلاحات ایک کیڈٹ سنتا ہے تو اُس کے اندر مزاح کا ایک تاثر بھی پیدا ہوتا ہے اور ہیجانی کیفیت بھی کرنل اسد نے،،کاکول پریڈ،،میں ایسے الفاظ اور تراکیب یوں ہنر مندی سے استعمال کئے ہیں جس سے ہر طرف مزاح کے شگوفے ہی شگوفے کھلتے نظر آتے ہیں۔ آپ نے کھٹن اور مشکل زندگی کو گل وگلزار بنانے کے لیے نہایت لطیف اور شائستہ انداز اپناتے ہوئے اکیڈمی کے ماحول کو بیان کیا ہے۔ کرنل اسد کی یہ خاص خوبی ہے کہ انہوں نے ٹریننگ کی مشکلات کے باوجود اپنی کہانی کو یاد رکھا اور ظریفانہ انداز میں بیان کیا جو عسکری اداروں میں بے حد مقبول ہوئی ،،کاکول پریڈ،،اور کرنل اسد کے بارے میں فوج کے مایہ ناز مزاح نگار صولت رضا نے ایک جگہ یوں لکھا ہے۔

پاکستان کے مسلح افواج کے افسران مختلف علمی وادبی موضوعات پہ تصنیف وتالیف کا وقیع کام سرانجام دے رہے ہیں۔ پیشہ ورانہ ذمہ داریاں کماحقہ نبھانے کے ساتھ ساتھ قلم کاری نہایت کھٹن کام ہے لیکن یہ بات خوش آئند ہے کہ گاہے گاہے ایسی تصانیف منصّہ شہود پر آتی رہتی ہیں۔ جنہیں اردو ادب میں س گراں قدر اضافہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ میجر اسد محمود خان نے،،کاکول پریڈ میں جس منفرد اسلوب اور طرزِ نگارش کو اپنایا ہے۔ اِس پیرایہ اظہار اور الفاظ کے دروبست کو پڑھ کر بے ساختہ داد دینے کو دل چاہتا ہے اگرچہ یہ ان کی پہلی کاوش ہے لیکن پوری کتاب پڑھتے ہوئے یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ ایک منجھے ہوئے قلم کار ہیں،،(۱۰)

کاکول اکیڈمی میں پی ٹی، پریڈ، کھیل کود، سوشل نائیٹ، گیسٹ سپیکر، مووی نائیٹ اور اس طرح کی دیگر سرگرمیوں میں ایک اور اہم سرگرمی،،ڈنر نائیٹ،،ہے اور ہر ہفتے کی رات کو ڈنر نائیٹ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ تمام سرگرمیاں اپنے اندر ایک داستان لیے ہوئے ہیں مگر کرنل اسد نے اپنے ایک پیراگراف میں ،،ڈنر نائیٹ،،کو مزاحیہ رنگ میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے ۔ ،،ڈنر نائیٹ،،کی روداد کو بیان کرتے ہوئے جہاں ہمیں فوجی الفاظ کی تکرار ملتی ہے وہاں طنز و مزاح کا حسین امتزاج بھی ملتا ہے۔ اس میں ہمیں

Vol. 5 No.2 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

سارجنٹ کی چنگھاڑیں بھی سنائی دیتی ہیں اور برتنوں کا شور بھی چھری اور کانٹے کو پکڑنے کا طریقہ بھی اور نیپکین کا استعمال بھی ایسے تمام حربوں میں آپ نے ایسا لب ولہجہ استعمال کیا ہے جس سے خود بخود مزاح چھلک اُٹھتا ہے۔ایسی تمام سرگرمیوں کا مقصد صرف اور صرف کیڈٹ کی پیشہ ورانہ مہارتوں کو نکھارنا اور عمدہ تربیت سے روشناس کرانا ہے۔پہلے پہل تو کیڈٹ کو یہ سب کچھ بہت برا اور ناگوار گزرتا ہے مگر وقت کے ساتھ ساتھ وہ ان تمام کارروائیوں سے لطف اندوز ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ایک پیراگراف دیکھیں جس میں کرنل اسدنے عمدہ لفظی بازی گری دکھائی ہے۔

> "چاپے کی اہمیت اُس روز زیادہ بڑھ جاتی جب میس میں ڈنر نائیٹ ہوا کرتی ،ڈنر نائیٹ یوں تورات کا کھانا ہی ہوتا مگر اس میں کھانا کھلانے کے بجائے کھانا نہ کھلانے پہ زور دیا جاتا ہلکی سی آواز ایک بہانہ بن کر سامنے آتی اور پھر سارجنٹ میجر کی چنگھاڑیں اس ہلکی آواز کو دبا دیتی جناب کی پھرتی سے محسوس ہوتا کہ اس انتظار میں تھے کہ کب آواز نکلے اور یہ چلانا شروع کردیں۔ ان کی اس چیخ چنگھاڑ کا نتیجہ کھانا ختم ہونے کا اشارہ ہوتا اور یوں ڈنر نائیٹ ایک رولنگ نائیٹ میں تبدیل ہو جایا کرتی ابتدائی چند ڈنر نائٹس پہ تو سمجھ نہ آیا اور ہر بار پوری کوشش کرتے کہ ہماری پلاتوں سے آواز سنائی نہ دے مگر بعد میں علم ہوا یہ تو اک بہانہ تھا اگر آواز نہ بھی نکلے تو موصوف آواز نکال ہی لیا کرتے تھے"(۱۱)

تحریف نگاری،ایجاز اور بات سے بات نکال کر مزاح پیدا کرنا عسکری مزاح نگاروں کے محبوب مزاحیہ حربے ہیں۔متن میں،کسی شعر یا ضرب المثل میں کسی قسم کی تبدیلی کرنا اور اس کے انداز کو لطافت کے پیرائے میں ڈھالنا ظرافت کی زبان میں ایجاز کہلاتا ہے،اسی طرح اشعار کے مصرعے میں کچھ الفاظ کی تبدیلی یا ایسی لفظ ادل بدل جس سے شعر میں مزاح کا تاثر پیدا ہو جائے پیروڈی کہلاتا ہے کرنل اسدنے بھی اپنے بہت سے موضوعات میں پیروڈی اور ایجاز سے کام لیا ہے۔جس سے آپ کی تحریر پُر مزاح ہو گئی ہے ۔ایجاز اور پیروڈی کی مثال دیکھیں۔

> "اُلفت کی نئی منزل کو چلا پہلی ٹرم کا جنٹل مین کیڈٹ"
>
> پیروڈی کی مثال دیکھیں
>
> یہ میل نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجئے
>
> اک لمبی مسافت ہے اور بھاگ کے جانا ہے"(۱۲)

فوج میں بھرتی ہونے کے بعد بخیر وعافیت اپنی پیشہ ورانہ تربیت مکمل کرنا بھی کیڈٹ کے لیے ایک بہت بڑا اعزاز ہوتا ہے ورنہ اتنے لمبے عرصہ میں بہت سے ایسے ناخوشگوار واقعات ہوتے ہیں جن پہ انسان عمر بھر پچھتاتا رہتا ہے۔کرنل اسدنے اپنے ایک مضمون "یرموک" میں بھی کچھ اس طرح کا تبصرہ کیا ہے ۔دوران ٹریننگ ایک کیڈٹ مختلف امتحانوں سے گزرتا ہے اور یہی امتحان اس کیڈٹ کو ایک اچھا افسر بناتے ہیں۔کرنل اسد کا ہر موضوع اور مضمون اپنے اندر ایک لطیف جذبہ اور مٹھاس رکھتا ہے۔مزاح کی کلیاں ہر تحریر میں کھلتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں وہ مختلف واقعات سے مزاح کشید کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔ایک جگہ پر پلاٹون کے مقابلہ سے یوں ظرافت کے رنگ بکھیرے ہیں۔واقعہ میں مزاح کا انداز دیکھیں۔

> "یرموک کا آخری مرحلہ بھی قدرے جوش بھرا تھا کیونکہ اس کے دوران سبھی پلاٹون کے درمیان مقابلہ رکھا جاتا کہ کون کتنی جلد منزلِ مقصود تک پہنچ پائے گا۔سب پلاٹونیں اپنے اپنے وقت پر روانہ ہوتیں مگر پہنچنے میں سبھی الگ الگ رہتیں۔ جب ہم اپنی منزل پر پہنچے تو خوش اور پُرجوش تھے کہ ہم سے پہلے کوئی پلاٹون وہاں موجود نہ تھی اور ہمارے پلاٹون کمانڈر بڑی بے تابی سے کھڑے ہمارا انتظار کر رہے تھے۔پوری پلاٹون نے جوش اور خوشی میں خوب زور زور سے نعرہ بازی شروع کر دی اس سے زیادہ جوش بھرے لہجے میں پلاٹون کمانڈر ڈانٹ کر خاموش کرا دیا ہم تو یقیناً اسے ان کی عاجزی سمجھے مگر جلد ہی معلوم ہوا کہ ہم سب سے پہلے نہیں بل کہ سب سے آخری ہیں۔اور لوگ یہاں سے اپنے اپنے کمروں میں جا چکے ہیں ہمارے کمانڈر صرف ہمارے انتظار میں بے چین ہو رہے تھے نہ کہ ہماری فتح پر پُرجوش تھے"(۱۳)

Vol. 5 No.2 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

"کاکول پریڈ"کوادبی حلقوں بالخصوص عسکری ادب میں بہت پزیرائی ملی کیونکہ کرنل اشفاق حسین کی "جنٹل مین بسم اللہ"اور بریگیڈیئر صولت رضا کی"کاکولیات"کے لمبے عرصے بعد عسکری مزاحیہ ادب کے حوالے سے کوئی کتاب چھَپ کر منظرِ عام پر آئی تھی، پھر کتاب بھی ایسی جس کا لفظ لفظ ادبی چاشنی سے بھرپور اور مزاح میں گُندھا ہوتھا۔ آپ اس کارواں کے بالکل نئے نویلے مزاح نگار تھے مگر آپ آتے ہی چھاگئے "ٹھاکرکے" آپ کے ہاں جملوں کی ساخت کے ساتھ ساتھ ندرت اور تازگی کا ایک دل آویز تاثر ملتا ہے آپ کی کتاب کے بارے بہت سے تبصرے مختلف اخباروں کی زینت بنے مگر خاور چودھری کا قلم"کاکول پریڈ"کویوں دادو تحسین سے نوازتا ہے۔

> "میجر اسد محمود خان کا انداز شستہ اور شگفتہ ہے۔ تحریر میں تازگی نمایاں ہے۔بات سے بات نکالنا اور لفظ کو نئے مفہوم دینا اُن کا خاص ہنر ہے پھر بعض انگریزی الفاظ کو قوسینے کے دائرے میں تو بہت سے الفاظ اتے ہیں البتہ مغرب کی طرف کم کم ہی جاتے ہیں وہ پوری گھن گرج کے ساتھ روانہ ہوتے ہیں جسے اُنہوں نے محسوسات کو محسوسمنٹ کا قرینہ دیاہے استاذانِ فن کو اس پر اعتراض ہوسکتاہے لیکن مجھے اس لیے نہیں کہ"کاکول پریڈ"کے لب ولہجے میں یہ لفظ ایسے جُڑا ہوا ہے کہ بالکل بار نہیں گزرتا"(۱۴)

مزاح طرافت کی سب سے عمدہ، معیاری اور لطیف قسم ہے مزاح زندگی کی ناہمواریوں، بے ڈھنگے پن اور مضحکہ خیز صورت حال سے جنم لیتاہے۔ مزاح ایک طرزِ احساس اور اسلوب کانام ہے "کاکول پریڈ"میں آپ کو پھکڑپن، سوقیانہ پن، جگت بازی یا ابتذال نہیں ملے گا، بل کہ سادہ، رواں اور سبک تحریر ملے گی، جسے پڑھ کر قاری کی طبیعت ہشاش بشاش ہوجاتی ہے۔ کرنل اسد سخن چینی کے تمام گُر جانتے ہیں۔کاکول اکیڈمی میں جسمانی فٹنس کے ساتھ ساتھ تعلیم پر بھی پوری توجہ دی جاتی ہے۔ ایف اے یا ایف ایس سی پاس کرکے آنے والا کیڈٹ جب پاس آوٹ ہوتاہے تو اس کے پاس سٹارز کے ساتھ بی اے یا بی ایس سی کی ڈگری بھی ہوتی ہے تعلیم کے حوالے سے ایک اقتباس میں کرنل اسد نے یوں مزاح کشید کیاہے۔

> "پاکستان ملٹری اکیڈمی میں جہاں جسمانی تربیت پر بے پناہ زور دیا جاتا ہے وہیں کیڈٹ کی ذہنی نشوونما کا بھی خصوصی اہتمام کیا جاتاہے اس ذہنی نشوونما کے لیے ڈبے کے دودھ کا ڈبہ تو مہیّا نہیں کیا جاسکتا ہاں البتہ "لیگز اپ"کرا کے دماغ اپنی اصلی جگہ پہ لانے کی کوشش ضرور کی جاتی ہے نیڈو دودھ بنانے والوں کے رواں اشتہار سٹار تو سب کو لینا ہے۔میں سکول کا سٹار تو کسی طور دودھ کا ڈبہ پی کر حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن اکیڈمی سے سٹار لینا کوئی دودھ کا گلاس نہیں یوں تو سکول کے زمانے سے ہی ہم کسی نہ کسی طور تعلیم میں گزارا کرتے ہی آئے تھے۔ لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ کتنے بیس کا سو ہوتا ہے"(۱۵)

پاسنگ آوٹ پریڈ والا دن کیڈٹ کا اکیڈمی میں تربیت کا آخری دن ہوتا ہے۔ اُس دن کیڈٹ کی عسکری تربیت مکمل ہوچکی ہوتی ہے اس دن کیڈٹ کی خوشی دیدنی ہوتی ہے۔ کرنل اسد نے گیٹ کی آمد سے لے کر گیٹ سے نکلنے تک کی تمام روداد کو اتنے مزے لے لے کر بیان کیاہے کہ ہر نیا پڑھنے والا طالب علم اکیڈمی میں جانے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے ۔ایک کیڈٹ اکیڈمی میں جتنی بھی مشکلات سے گزرتا ہے پاسنگ والے دن یہ تمام تھکن، بے زاری، بے چینی اور اُکتاہٹ ایک حسین خواب میں بدل جاتی ہیں۔ کرنل اسد نے بہت سے فوجی الفاظ اور اصطلاحات کو ایک ہی پیراگراف میں نہایت ہی مزاحیہ انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے جس میں وہ نہ صرف کامیاب دکھائی دیتے ہیں بل کہ داد کے مستحق بھی ٹھہرتے ہیں۔ آپ نے روایتی انداز سے ہٹ کر اپنا ایک اسلوب متعارف کروایاہے اس اقتباس میں آپ کا قوتِ مشاہدہ اور واقعات پر مضبوط گرفت دکھائی دیتی ہے اس کے ساتھ بے ساختہ پن کرنل اسد کی تحریر کا خاصہ ہے ایک جگہ فوجی الفاظ کو جو دورانِ ٹریننگ استعمال ہوتے ہیں ان کو یوں مزاح کے پیرائے میں ڈھالا ہے۔

> "پاکستان ملٹری اکیڈمی کے دوران دیئے جانے والے سارے چکر اور کئے جانے والے سات چکر بخیریت پاس آوٹ ہونے کے لیے ہوتے ہیں۔ اکیڈمی میں داخلے کے پہلے اور بڑے گیٹ کے ساتھ داخلی اور خارجی دروازے دیکھنے میں تو قریب قریب لگتے ہیں لیکن داخلی سے خارجی گیٹ تک کا سفر ایک لمبے عرصے تک محیط ہوتا ہے اِس سفر کا آغاز فرنٹ رول سے اور اختتام بیک رول سے ہوتا ہے کبھی تو لیگز اپ اور کبھی ہینڈز ڈاون کبھی دائیں سے جا کر بائیں سے آئیں گے، کہیں تو نمبر سے اوپر فال اِن تو کہیں نمبر سے نیچے فال اِن، کبھی سائیڈ رول تو کبھی مینڈک جمپ، غرض اُچھل کود اور دھکڑ بھکڑ داخلے سے خارج تک مختصر سفر طویل طریقے سے ہوتا ہے"(۱۶)

Vol. 5 No.2 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

کرنل اسد کی کتاب "کاکول پریڈ" دلچسپ واقعات، فوجی اصطلاحات اور کیڈٹ کے جذبات کا ایک حسین مرقع ہیں ۔ اسلوب میں لطافت اور برجستگی کتاب کی پزیرائی کا سبب ڈاکٹر طاہرہ سرور ایک جگہ یوں لکھتی ہیں۔

> "کاکول پریڈ شروع سے لے کر آخر تک ہمیں کاکول اکیڈمی میں زیرِ تربیت کیڈٹس کے شب وروز سے روشناس کراتی ہے۔ اور میجر اسد محمود خان کے منفرد اسلوب اور طرزِ نگارش کے باعث یہ کتاب اردو ادب کے خزینے میں ایکنادر اور خوب صورت اضافہ ہے"(۱۷)

لفظی ادل بدل اور لفظوں کو توڑ مروڑ کر مزاح پیدا کرنے کا فن کوئی کرنل اسد سے سیکھے اُنھوں نے اپنی کتاب "کاکول پریڈ" میں بہت سی جگہ پر لفظوں کو توڑ کر یعنی ان کی اصل ہیئت کو بدل کر مزاح کے کئی در واکئے ہیں یعنی اُنھوں نے لفظ یرموک کو یوں توڑا ہے۔ "یار–مُک"، کمرے کو "کم–رہ" اور ٹھیکیدار کو "ٹھیک ہے–دار" یوں لفظوں کو توڑنے سے جب قاری ایسی تحریر کو پڑھتا ہے تو قاری زیرلب مسکرا اُٹھتا ہے۔ یہ فن ہمیں عسکری مزاح نگاروں میں صرف کرنل اسد کے ہاں ہی نظر آتا ہے اور یہ سب کچھ آپ کی ذہانت اور مطالعہ کا منہ بولتا ثبوت ہے ایک جگہ اس نے لفظ "سرجن" کا یوں اپریشن کیا ہے جسے پڑھ کر جوان کھکھلا کر ہنس پڑتا ہے۔

> "یوں ہمیں اکیڈمی کی باضابطہ سزاؤں کا آغاز خوب صورت طواف سے کرنا پڑا کافی دیر ہم لوگ محو طواف رہے اور اس دوران کئی سروں کو منڈتے اور کئی کو اولوں سے پٹتے دیکھا۔ سرجن اور حجام میں ایک قدر مشترک ہے کہ دونوں ہی اپنے تجربات دوسروں کے "سر" پہ کرتے ہیں مگر دونوں میں ایک تضاد کسی حد تک ممکن ہے وہ یہ کہ "سرجن" قریب قریب ایک سر کو کبھی کبھار ہی استعمال کرتا ہے جبکہ حجام یقیناً ایک ہی سر کو بار بار استعمال کرتا ہے " (۱۸)

پی ایم اے کاکول کی اپنی ایک دنیا ہے جس میں سیکڑوں کیڈٹ آ اور جا رہے ہوتے ہیں ایک کیڈٹ اپنے جذبات واحساسات کے مطابق پی ایم اے میں اپنا وقت پورا کرتا اور ٹریننگ جیسے مشکل مرحلے کو عبور کرکے پاک فوج کا حصہ بن جاتا ہے گو کہ اکیڈمی میں ہر کیڈٹ کا وقت بہت مشکل سے گزرتا ہے مگر دورانِ سروس ہر افسر اپنی کیڈٹ کہانی کو یاد کرکے مسکرا اُٹھتا ہے ۔ کرنل اسد نے پی ایم اے کے حالات وواقعات، تاریخ اور جغرافیہ کو جس انداز اور اسلوب میں بیان کیا ہے وہ اصل میں داد کے مستحق ہے ۔ آپ کے بارے میں قیوم تنولی نے ایک جگہ اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا ہے۔

> "پی ایم اے تو وہ جزیرہ ہے جس میں واقعات کا تسلسل تو کبھی تھمنے والا نہیں البتہ اس کے تربیتی نصاب کے موضوعاتی مناظر مستحکم وبرقرار ہیں اور عصری تقاضوں کے تحت ہی ترمیم وتبدلی سے گزرتے ہیں مگر واقعاتی اور موضوعاتی خشک وتر حصّوں کو میجر اسد محمود خان نے اس طرح یکجا کیا ہے کہ سیاحت (یعنی مطالعے) کے دوران خشکی کا کہیں بھی احساس نہیں ہوتا کیونکہ سیاح اہم اور جاذبِ نظر مقامات کو اپنی ترجیحات میں سرفہرست رکھتے ہیں مگر یہاں بھی صاحبِ تصنیف نے سیاح کو آپشن لینے کی زحمت سے دور رکھا اور "کاکول پریڈ" کی فہرست میں کوئی بھی اہم اور قابلِ ذکر مقام فراموش نہیں کیا "(۱۹)

"کاکول پریڈ" بے ساختہ اور برجستہ اسلوب کی حامل کرنل ڈاکٹر اسد محمود خان کی ایک دل کش روداد ہے آپ نے انگریزی، پنجابی، مختلف اشعار اور ضرب المثل کو استعمال کرتے ہوئے اپنے اظہارِ بیان کو پُرکشش بنانے کی کوشش کی ہے۔ آپ نے لفظی ادل بدل، حالات وواقعات اور لفظوں کو توڑ مروڑ کر ایک نئے اور اچھوتے رنگ میں مزاح کشید کیا ہے۔ "کاکول پریڈ" عسکری ادب کی ایک مایہ ناز کتاب ہے جس پہ عسکری ادب کئی صدیوں تک ناز کرتا رہے گا ۔ آپ بنیادی طور پر ایک اچھے مزاح نگار ہیں۔ آپ نے مزاح کے علاوہ ناول، افسانہ اور سفر نامہ بھی لکھا جو سنجیدہ ہونے کے باوجود بھی مزاح کا عمدہ تاثر رکھتے ہیں۔ آپ کے ہاں طنز بہت کم جب کہ مزاح ہی مزاح کے سرسبز وشاداب کھیت لہلہاتے نظر آتے ہیں۔ آپ نے کرنل اشفاق حسین، بریگیڈیئر صولت رضا، میجر سید ضمیر جعفری، کرنل محمد خان، مرزا محمود سرحدی اور بریگیڈیئر صدیق سالک کی مزاحیہ روایت میں ایک جاندار اور توانا اضافہ کیا۔ "کاکول پریڈ" مزاحیہ عسکری ادب میں اپنی مثال آپ ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.2 2021

حوالہ جات

۱۔ اسد محمود، کرنل "کاکول پریڈ" واہ کلچرل فورم واہ کینٹ ۲۰۰۸ء، ص:۲۶
۲۔ ایضاً ص:۳۲۔۳۳
۳۔ طاہرہ سرور، ڈاکٹر "عساکرِ پاکستان کی ادبی خدمات" اردو نثر میں، سانجھ پبلی کیشنز لاہو، ۲۰۱۹ء، ص:۱۸۰
۴۔ اسد محمود، کرنل "کاکول پریڈ" واہ کلچرل فورم واہ کینٹ، ۲۰۰۸ء، ص:۲۵۷
۵۔ طاہرہ سرور، ڈاکٹر "عساکرِ پاکستان کی ادبی خدمات" اردو نثر میں، سانجھ پبلی کیشنز لاہو، ۲۰۱۹ء، ص:۱۸۲
۶۔ اسد محمود، کرنل "کاکول پریڈ" واہ کلچرل فورم واہ کینٹ، ۲۰۰۸ء، ص:۲۰۴
۷۔ عارف محمود، لیفٹیننٹ کرنل، مضمون "کاکول پریڈ پی ایم اے کی متحرک تصویر" مشمولہ اسد محمود، کرنل "کاکول پریڈ" واہ کلچرل فورم واہ کینٹ، ۲۰۰۸ء، ص:۹
۸۔ اسد محمود، کرنل "کاکول پریڈ" واہ کلچرل فورم واہ کینٹ، ۲۰۰۸ء، ص:۴۰
۹۔ ایضاً ص:۱۵۶
۱۰۔ صولت رضا، بریگیڈیئر "کاکول پریڈ" اسد محمود، کرنل "واہ کلچرل فورم واہ کینٹ، بیرونی فلیپ
۱۱۔ اسد محمود، کرنل "کاکول پریڈ" واہ کلچرل فورم واہ کینٹ، ۲۰۰۸ء، ص:۱۵۷
۱۲۔ ایضاً، ص:۹۰
۱۳۔ ایضاً، ص:۱۸۷۔۱۸۸
۱۴۔ خاور چودھری، روزنامہ اسلام آباد، اسلام آباد، اتوار، ۱۲۴۔ نومبر ۲۰۱۰ء
۱۵۔ اسد محمود، کرنل "کاکول پریڈ" واہ کلچرل فورم واہ کینٹ، ۲۰۰۸ء، ص:۲۳۹
۱۶۔ ایضاً، ص:۲۸۱
۱۷۔ طاہرہ سرور، ڈاکٹر "عساکرِ پاکستان کی ادبی خدمات" اردو نثر میں، سانجھ پبلی کیشنز لاہو، ۲۰۱۹ء ص:۱۸۴۔۱۸۵
۱۸۔ اسد محمود، کرنل "کاکول پریڈ" واہ کلچرل فورم واہ کینٹ، ۲۰۰۸ء، ص:۳۹۔۴۰
۱۹۔ خالد قیوم، تنولی، مضمون "عسکری تجسیم میں ادب کی نئ آنکھ" مشمولہ قرطاس (سہ ماہی) گوجرانوالہ شمارہ 24 اکتوبر تا دسمبر، ۲۰۱۰ء ص:۱۲۵